# 58- سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة

آیات : 22 ...... مَدَنِیَّۃ ...... پیراگراف : 3

**مرکزی مضمون :**

منافقین کا خفیہ پروپیگنڈہ (نَجویٰ)
اسلامی معاشرے کو کھوکھلا کر دیتا ہے،
ریاست کمزور ہو جاتی ہے۔

پہلا پیراگراف
آیات: 1 تا 4

بیویوں سے ظہار کے معاملے میں ﴿حُدودُ اللہ﴾ کی پاسداری ضروری ہے۔

دوسرا پیراگراف
آیات: 5 تا 13

اَلْمُنَافِقُوْن الْمُحَادُّوْن
اسلامی ریاست کے مخالف منافقین کی سرگرمیاں اور نَجویٰ

تیسرا پیراگراف
آیات: 14 تا 22

﴿حِزْبُ اللہ﴾ کی کامیابی اور ﴿حِزْبُ الشیطان﴾ کی ناکامی کی بشارت
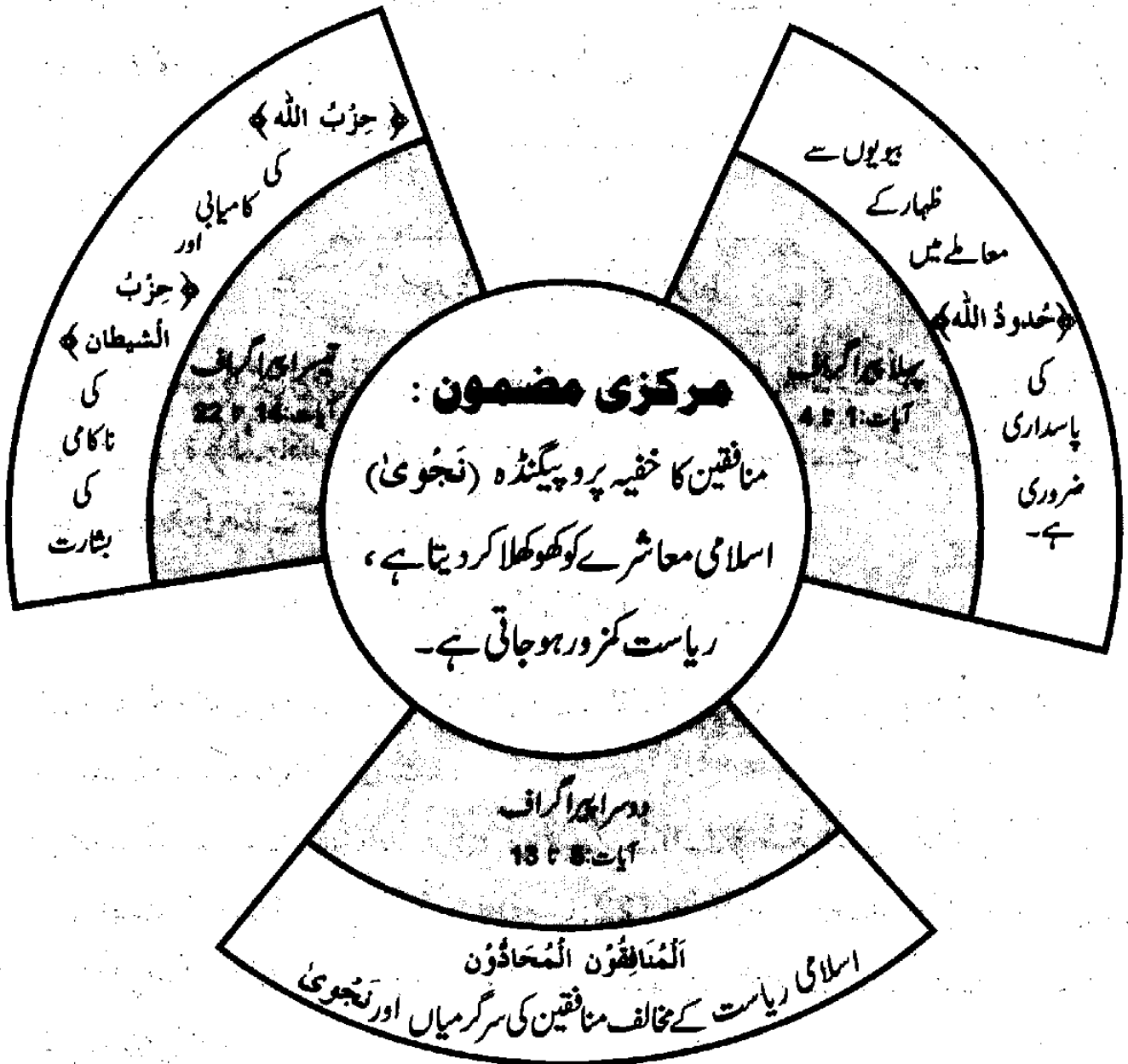
## زمانہ نزول

سورۃ ﴿ المُجادَلَة ﴾ ، سورۃ ﴿ الاحزاب ﴾ کے بعد، غالبًا ذوالحجہ 5 ہجری میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا، جب منافقین رسول اللہ ﷺ کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے تھے کہ انہوں نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہؓ کی مطلقہ بیوی حضرت زینبؓ سے شادی کر لی ہے۔ اس کے تقریبًا ایک سال بعد سورۃ النور نازل ہوئی، جس میں حضرت عائشہؓ پر بہتان کا تذکرہ ہے۔ منافقین اپنے زہریلے پروپیگنڈے کے ذریعے اسلامی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔

ظہار : زمانہ جاہلیت میں ایک فرسودہ رسم ﴿ ظِـهَـار ﴾ کی تھی۔ یہ ایک ایسی طلاق تھی، جس میں رجوع کا بھی امکان نہ ہوتا تھا۔ شوہر اپنی بیوی کو اپنی ماں سے تشبیہ دے کر ہمیشہ کے لیے اپنے اوپر حرام کر لیتا۔ حضرت خولہ بنتِ ثعلبؓ کے شوہر نے ان سے بڑھاپے میں ظہار کیا۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی۔ ان کی شکایت آسمانوں میں سنی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں انہیں ظہار کے کفارے سے آگاہ کیا، تاکہ وہ دوبارہ اپنی ازدواجی زندگی گزار سکیں۔

## سورۃ المجادلہ کا کتابی ربط

سورۃ ﴿الحدید ﴾ میں بیرونی دشمنوں سے جان اور مال سے جہاد کر کے عدل وانصاف کے قیام کو یقینی بنانے کا حکم تھا۔ یہاں اس سورۃ ﴿المُجادلہ ﴾ میں اندرونی دشمنوں (منافقین) کی پہچان کی ہدایت ہے، انہیں ﴿ حِزْبُ الشیطان ﴾ کہا گیا ہے اور ان کی صفات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔

## اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت میں اللہ کی پارٹی ﴿ حِزْبُ اللهِ ﴾ (آیت:22) اور شیطان کی پارٹی ﴿ حِزْبُ الشیطان ﴾ (آیت:19) کے درمیان تقابل ہے۔

2- اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ اور رسول کی دشمنی اختیار کرنے والے ﴿ مُحَادُّوْنَ ﴾ ذلیل وخوار ہو کر رہیں گے (آیت :5 اور 20) اور ﴿مُوَادُّوْنَ ﴾ (آیت :22) کا انجام مختلف ہوگا۔ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھنے والے مخلص مومنین، اللہ اور رسولؐ کی دشمنی اختیار کرنے والے اپنے قریبی رشتے دار منافقین سے مودت اور محبت کا مظاہرہ نہیں کر سکتے۔

3- اس سورت میں منافقین کی کانا پھوسی اور پروپیگنڈے کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔

منافقین، ممانعت کے باوجود، ﴿اثم ، عدوان﴾ اور رسول کی نافرمانی میں خفیہ سرگوشیاں ﴿نَجْوٰی﴾ کرتے ہیں۔ (آیت: 7)

مسلمانوں کو منع کر دیا گیا کہ وہ ﴿اثم ، عدوان﴾ اور رسول کی نافرمانی میں خفیہ سرگوشیاں ﴿نَجْوٰی﴾ نہ کریں۔ (آیت: 8)

مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ وہ نیکی اور خدا ترسی ﴿بر اور تقوٰی﴾ کے معاملات میں خفیہ سرگوشیاں ﴿نَجْوٰی﴾ کر سکتے ہیں (آیت: 8)

مسلمانوں کو بتایا گیا کہ منافقین کے ﴿نَجْوٰی﴾ کا مقصد اہلِ ایمان کو رنجیدہ کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ شیطان کا ہتھکنڈا ہے۔ (آیت: 10)

## سورۃ المجادلہ میں ناسخ و منسوخ

اس سورت میں، آیت: 13 ناسخ ہے اور آیت: 12 منسوخ ہے۔ صحابہؓ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے تخلیہ میں ﴿نَجْوٰی﴾ کرنا چاہیں تو صدقہ دیں، لیکن کچھ دیر بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

## سورۃ المجادلہ کا نظمِ جلی

سورۃ المجادلہ تین (3) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 4: پہلے پیراگراف میں، بتایا گیا کہ بیویوں سے ﴿ظھار﴾ کے معاملے میں ﴿حُدُودُ الله﴾ کی پاسداری ضروری ہے۔

جاہلیت کا قانونِ ظہار، ظلم ہے۔ ظہار سے بیوی ماں نہیں بنتی۔ ظہار کے گناہ کا کفارہ ، ایک غلام کی آزادی ، (60) مسلسل روزے ، یا ساٹھ (60) مسکینوں کا کھانا ہے۔ ظہار کا قانون ، حدودِ الٰہی میں شامل ہے منکرین قانونِ ظہار کے لیے، دردناک عذاب ہوگا۔

2- آیات 5 تا 13: پہلے پیراگراف کے عائلی قانون کے بعد، دوسرے پیراگراف میں، منافقین کی سازشوں کو بے نقاب کیا گیا کہ وہ جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے مسلمانوں کی عائلی زندگی کو درہم برہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اسلامی ریاست کے خلاف بھی منافقین کی سرگرمیاں اپنے عروج پر ہیں۔

منافقین، اسلامی ریاست کے دشمن ہیں، ذلیل و خوار ہوں گے۔ منافقین کو اللہ کی صفتِ علم سے ڈرایا گیا۔

﴿نَجْوٰی﴾ سرگوشی پر تنقید کر کے بتایا گیا کہ اللہ کی ذات ایسی علیم ہے کہ وہ اپنے علم کے ذریعے سرگوشی کی ہر محفل میں موجود ہوتی ہے۔ تین میں کا چوتھا، اور پانچ کا چھٹا اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ ﴿اِثم و عُدوان﴾ میں نَجْوٰی حرام ہے ،

﴿بِرّ و تقویٰ﴾ کے ساتھ نَجویٰ جائز ہے۔آدابِ مجلس کی تعلیم دی گئی کہ محفل میں سمٹ کر بیٹھو تا کہ آنے والوں کے لیے کشادگی پیدا ہو۔اگر محفل سے اٹھا دیا جائے تو اٹھ جانا چاہیے۔رسول ﷺ کی اِطاعت سے درجات میں اضافہ ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ سے نَجویٰ کرنے پر صدقہ کرنے کا پہلے حکم دیا گیا پھر اگلی آیت سے پچھلی آیت منسوخ کر دی گئی۔

3- آیات 13 تا 22 : تیسرے پیراگراف میں، ﴿حِزْبُ اللّٰهِ﴾ اور ﴿حِزْبُ الشَّيْطٰنِ﴾ کی صفات بیان کر کے بتایا گیا کہ ﴿حِزْبُ الشَّيْطٰنِ﴾ ناکام ہوگا اور ﴿حِزْبُ اللّٰهِ﴾ ہی غالب ہوگا۔

منافقین ،اللہ کی مغضوب قوم یہود سے دوستی کرتے ہیں۔ان پر اللہ کا غضب ہے۔ان کی قسمیں جھوٹی ہوتی ہیں،یہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیتے ہیں۔یہ دوزخی ہیں۔﴿اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ﴾(آیت:17)
ابلیس کے دام میں گرفتار ہو کر،منافقین نے اللہ کے ذکر کو فراموش کر دیا ہے۔یہ ﴿حِزْبُ الشَّيْطٰنِ﴾ ہیں۔
منافقین ، اسلامی ریاست کے دشمن ہیں۔اور یہ مخلوقات میں سب سے زیادہ ذلیل ہیں ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ﴾(آیت:20)
فتح مکہ اور اسلام کے غلبے کی بشارت دی گئی ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾(آیت:21)۔

﴿حِزْبُ اللّٰهِ﴾ کی صفات کا بیان۔

(a) اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔
(b) اللہ و رسول ﷺ کے مخالفین اور اسلامی ریاست کے مخالفین سے محبت نہیں رکھتے،چاہے وہ اُن کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔
(c) اِن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ ایمان کو لکھ دیتا ہے۔﴿كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ﴾
(d) ﴿رُوح﴾ سے ان کی تائید کی جاتی ہے۔﴿وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ﴾
(e) یہ جنتی ہیں۔
(f) یہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ ان سے راضی ہوتا ہے۔﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾
(g) ﴿حِزْبُ اللّٰهِ﴾ ہی کے لیے فلاح اور کامیابی ہے۔(آیت:22)

# مرکزی مضمون

تکمیلِ انقلاب کے لیے ایمانی محاذ، عائلی محاذ اور اخلاقی محاذ پر کامیابیاں شرطِ اول ہیں، ان ہی کے نتیجے میں عسکری اور سیاسی فتوحات حاصل ہوسکتی ہیں۔

توضاحت

(a) عائلی محاذ پر، ﴿ظھار﴾ جیسی فرسودہ رسومات کا خاتمہ ضروری ہے، تاکہ سماجی عدل (Social Justice) قائم کیا جاسکے۔

(b) ایمانی محاذ پر، ثابت قدمی کے لیے، اللہ کی صفات کی کامل معرفت ضروری ہے۔ اسلام دشمن سرگرمیوں اور سرگوشیوں ﴿نَجویٰ﴾ کا خاتمہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے، جب یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری خفیہ سازشوں اور سرگوشیوں ﴿نَجویٰ﴾ کا علم ہو جاتا ہے۔ منافقین کا خفیہ پروپیگنڈہ ﴿نَجویٰ﴾ اسلامی معاشرے کو کھوکھلا کر دیتا ہے، ریاست کمزور ہو جاتی ہے۔

(c) اخلاقی محاذ پر، فتوحات کے لیے، رسول کریم ﷺ کی کامل اِطاعت اور آدابِ مجلس کا خیال رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔ آپ ﷺ کی اِطاعت اور وفاداری کے نتیجے میں ہی اعلیٰ درجات کا حصول ممکن ہے۔

(d) عسکری اور سیاسی محاذ پر، اسی وقت کامیابی نصیب ہوسکتی ہے، جب منافقت ترک کی جائے، یہودیوں سے دوستی ختم کرکے اور ﴿حِزبُ الشَّیطان﴾ کو چھوڑ کر ﴿حِزبُ اللہ﴾ میں شرکت اختیار کرلی جائے۔